مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تو اچھی ہے۔ لیکن ضعف ابھی باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بدستور علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بوجہ سوزش پیشاب ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

جلد ۳۵ | ۹ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۱۹ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۹ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۱

پاکستان اور ہندوستان کی اقلیتیں

جناب ابو الکلام صاحب آزاد نے رائے دی ہے۔ کہ دونوں دستور ساز اسمبلیوں کا ایک مشترکہ اجلاس طلب کیا جائے۔ اور اس میں اقلیتوں کے حقوق کا ایک چارٹر تیار کیا جائے۔ جس کا نفاذ پاکستان اور ہندوستان میں ہو۔ ہمارے خیال میں یہ رائے بالکل درست ہے۔ اگر کانگریس اور مسلم لیگ نیتی سے اقلیتوں کے حقوق کا ملکر کوئی تصفیہ کرلیں۔ تو اس سے بہتر تجویز آئندہ امن قائم کرنے کے لئے کوئی نہیں ہوسکتی

اگر دونوں طرف سے نیک نیتی اور صلح و آشتی کے اصولوں پر شروع ہی سے عمل کیا جاتا۔ تو اس بدنصیب ملک کی فضا کبھی خراب نہ ہوتی۔ اور جو کچھ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ دیکھنا نہ پڑتا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ نیک نیتی آئے کہاں سے۔ ہمارے لیڈر رہیں کہ اگر ان کے سینوں کو ٹٹولا جائے تو اس جنس کو وہاں بالکل نایاب پائینگے شروع ہی سے کانگرس کی باگ ڈور ایسے ہاتھوں میں رہی ہے۔ کہ جو منہ سے تو اتفاق و اتحاد کے گیت الاپتے رہے۔ مگر عملاً افتراق و تشتت کی خلیج کو گہرے سے گہرا کھودتے چلے آئے ہیں۔

ہندوستان ایک اتنا وسیع ملک ہے اور اس میں اتنی مختلف اقوام رہتی ہیں۔ کہ انگریز کو جو محض تجارت کی غرض سے یہاں تشریف لایا تھا۔ ہمارے ہاتھ سے ہی ہم کو مفتوح کرنے کا موقعہ مل گیا۔ جیسا کہ مشہور مثل ہے۔ کہ نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا ہو۔ تقدیر نے وہی سامان انگریز کے لئے یہاں پیدا کر دیئے۔

جو مسلمان باہر سے آئے تھے وہ بھی یہاں رہ کر ہندوستانی بن چکے تھے۔ مگر ہندو قوم کی انتہا درجہ کی فرقہ پرستانہ ذہنیت نے ان کو نہ صرف بیرونی مسلمانوں سے بلکہ ان مسلمانوں سے بھی جو ہندوؤں اور دیگر ہندوستانی اقوام میں سے اسلام لائے تھے۔ ہمیشہ الگ تھلگ رکھا۔ انگریزوں نے نفقہ کا ملم کا کام ہندوؤں سے لیا۔ ایک طرف تو مسلمان مسلمانوں ہی کے ہاتھوں سے ذبح کرائے گئے۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کو اتنا ابھارا گیا۔ کہ مسلمان اقتصادی، تمدنی معاشرتی معاملات میں نہ صرف انگریزوں کے بلکہ ہندوؤں کے بھی محکوم ہو کر رہ گئے۔

انگریزوں نے اپنے مفاد کے لئے نیشنل کانگرس کی بنا رکھی۔ چونکہ ہندو ہی پیش پیش تھے۔ وہی اس نام نہاد قومی انجمن کے روح رواں بن گئے۔ انہوں نے ایک طرف انگریز کی خوشامد اپنا شعار بنایا۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کو بالکل بے دست و پا کر دینے کا تہیہ کر لیا۔ اور اپنے استاد انگریز کے طریقوں کو اپنا کر ہندو ہندوستان کے خواب دیکھنے لگے۔

یہ ذہنیت ہے جو آغاز سے لے کر آج تک کانگرس کی محرک رہی ہے اور مختلف اوقات میں لیڈروں کی فطری چالاکی اور ہوشیاری کی وجہ سے اب تک بہتی چلی آئی ہے۔ اور چلی جاتی ہے۔

یہی کانگرسی ذہنیت ہے جو بنیاد ہے اس تمام افتراق و تشتت کی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہی کانگرسی ذہنیت ہے۔ جس نے ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ خود جناب ابو الکلام آزاد اس حقیقت سے اچھی طرح آشنا ہیں۔ کہ باوجود خود آپ کے کئی بار احتجاج کے کانگرس نے اپنے طریق کار میں سر مو فرق نہیں کیا۔ آپ دشمنی اور عناد کے ان طوفانوں کی گہرائیوں میں رہ چکے ہیں۔ جو کانگرس مسلم لیگ کے خلاف اٹھاتی چلی آئی ہے! اور اٹھاتی چلی جا رہی ہے۔

اب باوجودیکہ ہندوستان ٹکڑوں میں بٹ گیا ہے۔ ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ ایک دوسرے کی طرف دست تعاون بڑھائیں۔ اور اس ملک کے غریب اور بدنصیب سادہ دل عوام پر رحم و کرم کریں۔

کاش ابو الکلام صاحب کی یہ آواز باثر ثابت ہو۔ اگر آپ کی آواز یہ معجزہ دکھا سکتی ہے۔ تو یقیناً چند ہی دنوں میں ہندوستان دنیا میں ایک بہت بڑی طاقت بن سکتا ہے۔

لیکن ہمیں ڈر ہے کہ ہندو اتنی آسانی سے نہیں بدلے گا۔ ابھی احمد آباد میں اونچ جاتی ہندو طلباء کی بھوک ہڑتالوں کا دور نہیں گیا۔ ابھی اس گل محمد کو جنبش دینے کے لئے زمین کو بڑی بڑی جنبشیں کرنی پڑیں گی۔

بے شک جب تک پاکستان اور ہندوستان کی اقلیتوں کا سوال باہمی سمجھوتے سے حل نہ ہوگا۔ اس ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس راہ میں سب سے بھاری پتھر ہندوؤں کی طماع اور فرقہ پرستانہ ذہنیت ہے۔ مسٹر گاندھی جیسی شخصیت جب پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہندوستان کی حمایت کرنے لگے۔ تو دوسروں سے کیا امید

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

کراچی میں یوم سیرت النبیؐ

کراچی ۳۰ر جون۔ جنرل سیکرٹری صاحب احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۹ر جون کو یوم سیرۃ النبیؐ نہایت اہتمام اور شان و شوکت سے منایا گیا۔ جس میں حاضرین کی تعداد غیر معمولی تھی۔ جناب پروفیسر اے۔بی۔اے حلیم وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ بہت سے معزز مقررین نے نہایت دلچسپ انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ مقررین میں ایک خاتون بھی تھیں۔ جنہوں نے عورتوں اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا ذکر کرتے ہوئے پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ اسے اس بارہ میں اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ اس کے جواب میں صاحب صدر نے مزید روشنی ڈالتے ہوئے تاریخ اسلام سے بہت سی مثالیں پیش کیں۔ جن میں اقلیتوں اور عورتوں کے حقوق کی حفاظت کا بے نظیر مظاہرہ کیا گیا تھا۔

حیدر آباد دکن میں یوم سیرت النبیؐ

بذریعہ تار۔ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد دکن نے یوم سیرۃ النبی نہایت اہتمام کے ساتھ احمدیہ جوبلی ہال میں منایا۔ جس کی صدارت جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر نے فرمائی۔

جناب پرنسپل صاحب محبوب کالج ہائی سکول نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر نہایت عالمانہ تقریر کی۔ اس کے بعد جناب مولوی عبد المالک خاں صاحب جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مسٹر بی۔ این جویا وکیل ہائی کورٹ نے بھی نہایت دلآویز انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور تعلیم کے مختلف حصوں پر روشنی ڈالی۔ اور موجودہ مشکلات کا واحد حل آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا بتایا۔

آخر میں صاحب صدر نے اپنے قیمتی خیالات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

درخواست دعا

لیگوس (نائیجیریا) میں مخالفین نے جو مقدمہ ہماری جماعت کے خلاف کھڑا کر رکھا ہے۔ اسکی تاریخ ۲۱ جولائی ۴۷ء مقرر ہوئی ہے۔ احباب مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

وکیل التبشیر

آپ کے ارشاد کی تعمیل فوراً ہوگی

(۱) اگر آپ اپنے خطوط اور منی آرڈروں کے کوپن پر اپنا خریداری نمبر تحریر فرما دیں گے۔

(۲) بعض دوست مینجر الفضل کے نام جو خطوط لکھتے ہیں۔ ان میں نہ تو اپنا پورا پتہ لکھتے ہیں۔ اور نہ ہی خریداری نمبر۔ اس لئے نہ صرف ان کے ارشادات کی تعمیل میں تعویق ہوتی ہے۔ بلکہ انہیں جواب بھی نہیں دیا جا سکتا۔ انہی دنوں ایک صاحب نے اپنے خط کے آخر پر اپنے نام کا صرف ایک حصہ "عنایت" لکھا ہے۔ ہم نے کوشش کی کہ ڈاکخانہ کی مہر سے ہی کچھ اتہ پتہ معلوم ہو۔ مگر کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے خطوط کی تعمیل کس قدر مشکل ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے خطوط میں اپنا نام و خریداری نمبر (اور اگر نئے خریدار ہوں تو پورا پتہ) تحریر فرمایا کریں۔ اور اگر عنایت صاحب میرا یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنا پورا نام و نمبر خریداری تحریر فرما دیں۔ تا ان کے ارشاد کی تعمیل ہو سکے۔

(مینجر الفضل)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی علالت
اور
احباب کا فرض

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہیٹ سٹروک سے بیمار ہو گئے تھے۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہوا۔ لیکن اب پھر بیمار ہیں۔ اور باوجود بیماری کے ضروری کام سرانجام دینے میں کوشاں ہیں۔ سکھوں اور تقسیم پنجاب کے متعلق جو آپ نے مضامین لکھے۔ وہ بھی بیماری کی حالت میں لکھے تھے۔ کل میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ آپ دفتر میں موجود تھے۔ بخار تیز ہو رہا تھا۔ اور خطوط کے جوابات لکھوا رہے تھے۔ اور بیماری کا اثر آپ کی زبان پر بھی ظاہر تھا۔ لکھاتے ہوئے بعض وقت صحیح لفظ نہ بول سکتے۔ تو پھر جیسے کوئی زور لگا کر تصحیح کرتا ہے۔ آپ دوبارہ اور سہ بارہ وہی لفظ بولتے۔ تو آپ کی زبان سے صحیح لفظ نکلتا۔ سلسلہ کے نہایت ضروری کام آپ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ آپ کی بیماری کی وجہ سے ان کاموں میں بھی حرج واقعہ ہوتا ہے۔ ایندریں حالات احباب کا یہ فرض ہے کہ اس نہایت قیمتی اور مفید وجود کے لئے دردِ دل سے ہر روز بلاناغہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفا عاجل عطا فرماوے۔ اور آئندہ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

خاکسار جلال الدین شمس

خاکسار تحریک کا خاتمہ

الفضل میں بارہا یہ حقیقت ثابت مبرہن کی جا چکی ہے۔ کہ اصلاح خلق کے لئے وہی تجویز و تدبیر کامیاب اور دیرپا ہو سکتی ہے۔ جو خدا کی جانب سے اس کے مامور کے ذریعہ پیش کی جائے۔ ورنہ ناکامی کے ساتھ خاتمہ ضروری و لازمی ہے۔ مسلمان یک زبان ہو کر یہ مان چکے ہیں کہ ہماری حالت موجودہ قابل اصلاح ہے۔ اور اب تو اس امر پر بھی اتفاق ہو چکا ہے۔ کہ ایک امام مفترض الاطاعت کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ باوجود اس کے پھر بھی کئی تحریکیں آئے دن جاری ہوتی رہتی ہیں۔ جو اپنے انجام سے بتا دیتی ہیں۔ کہ خدا کے منشاء کے ماتحت نہیں تھیں۔ انہی میں سے ایک تحریک خاکساروں کی تھی۔ جس کی ابتداء ۱۷ سال پیشتر بڑی آن بان اور شان سے ہوئی۔ مگر دراصل وہ کسراب بقیعۃ تھی۔ چنانچہ آخر اس کے لیڈر اور بانی کو اعتراف ناکامی و نامرادمندی کے ساتھ اسے بند کرنا پڑا۔ ملاحظہ ہو ویر بھارت ۴ر جولائی۔ لکھتا ہے:۔

"علامہ مشرقی نے آرمی کیمپ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں قوم میں انقلاب پیدا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن بے سود۔ یہ تحریک قوم میں انقلاب پیدا نہ کر سکی۔ لاکھوں خاکساروں میں ایک بھی پیدا نہ ہو سکا۔ جو تحریک کا قائد بن سکے۔ یا کامیاب صوبائی حاکم اعلیٰ ہوتا۔ پاکستان کا جادو مسلمانوں پر غالب ہے۔ اس لئے قوم میں انقلابی طاقت کا آنا ناممکن ہے۔ مسلم اخبارات نے بھی تباہ کرنے کی کوشش کی ہے"

یہ گو علامہ صاحب کی زیادتی ہے۔ کہ وہ اپنی ناکامی کا الزام پاکستان پر دھر رہے ہیں۔ جس کا چرچا چند برسوں سے ہے۔ اور مسلم اخبارات کے اکثر حصے نے تحریک خاکساران کو کافی مدد دی ہے۔ بلکہ بعض اخبار تو اسی کے لئے وقف ہو چکے تھے۔ بہرحال ہمیں بہت افسوس ہے۔ خدا کرے اب بھی یہ بات ہمارے دوستوں کے فہم میں آجائے کہ مسلمانوں کی ترقی و ترفع و ترقہ کے لئے وہی تدبیر کامیاب ہوگی۔ جو خود خدا نے اپنے مامور کی معرفت بتائی ہو۔ خاکساروں نے بہت قربانیاں دیں۔ مگر قربانی کے لئے قرآن مجید ہابیل قابیل کے وقت سے واضح ہدایت دے چکا ہے۔ اکمل عفی اللہ عنہ

ولادت حیدر آباد دکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

احمدیت کے مقابلے میں مسیحیت کی مذہبی و اخلاقی شکست

از مکرم جناب شیخ عبدالسلام صاحب ایم۔ اے متعلم کیمبرج یونی ورسٹی

پچھلے دنوں "رائٹر" کے ذریعہ امام مسجد احمدیہ لنڈن کے اس چیلنج کا تذکرہ جو آپ نے لنڈن کے پادریوں کو دعوت مناظرہ کے لئے دیا تھا۔ دنیا بھر کے اخباروں میں آ چکا ہے۔ اس کا مفصل حال مکرم شیخ عبدالسلام صاحب ایم۔ اے نے ارسال کیا ہے۔ جو احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ اس چیلنج کی سرگزشت اول سے آخر تک اسلام اور احمدیت کے جلالی رعب کی منظہر ہے۔ اور مسیحیت کی مذہبی اور اخلاقی درماندگی کا مرقع۔ اس کا مطالعہ ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے ہوئے ازحد دلچسپ ثابت ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۱۴ اپریل کو مسیحی دستوں نے لنڈن پر حملہ کر دیا۔ یہ "مسیحی دستے" تین ہزار پادریوں پر مشتمل تھے۔ جو عیسائیت کے ہر فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا "اگر عوام گرجاؤں میں نہیں آتے۔ تو پادریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کے گھروں میں پہنچیں۔ ہم مسیح کے پیغام کی اشاعت کے لئے لنڈن پر حملہ کر رہے ہیں۔ اور ہمارا یہ محاذ دس دن تک قائم رہے گا"۔ ان مسیحی سپاہیوں کی امداد کے لئے انگلستان کے اخباروں نے ہر طرح پروپیگنڈہ کیا۔ سینماؤں اور کلبوں کے سٹیج ان کے لئے کھول دیئے گئے۔ عیسائیت سے بیزاری کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کے لئے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی۔ لارڈ ہیلی فکس اور دیگر بڑے بڑے لوگوں نے ان کی خدمات کو سراہا اور اس حملہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی امداد کی پیشکش کی۔

۱۴ اپریل کو ہی محترم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب امام جماعت احمدیہ لنڈن نے ان مسیحی دستوں کے لیڈر ریورنڈ کولن رابرٹس صاحب کو پیغام بھیجا اور تحریر فرمایا کہ "لنڈن مسجد کے امام کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں آپ کی توجہ اس چیلنج کی طرف دلاؤں۔ جو کئی مرتبہ احمدیہ مشن کی طرف سے شائع کیا جا چکا ہے۔ میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ایک مباحثہ کریں۔ جس میں آپ یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ کہ عیسائیت ہی انگلستان کے لوگوں کے لئے بہترین مذہب ہے اور میں یہ ثابت کرونگا۔ کہ حضرت یسوع جنہیں آپ خدائیت کا درجہ دیتے ہیں عام انسانوں کی طرح ایک انسان تھے۔ اور ان کی وفات سرینگر واقعہ کشمیر میں ہوئی۔ میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ مباحثہ کے لئے مندرجہ ذیل تین موضوع ہوں (۱) حضرت مسیح کی وفات (۲) مسیح کی مزعومہ الوہیت اور (۳) کفارہ

میں منتظر رہونگا کہ آپ اپنی طرف سے نمائندے مقرر فرمائیں۔ جن سے دیگر متعلقہ امور کا فیصلہ کیا جا سکے"۔

افسوس اس خط پر ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ اور جناب رابرٹس صاحب کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ چنانچہ امام صاحب کے سیکرٹری ڈاکٹر سلیمان صاحب نے یاد دہانی کے لئے ۱۹ مئی کو خط لکھا۔ اور درخواست کی کہ اگر آپ چیلنج منظور نہیں فرماتے تو کم سے کم خط کی رسید سے تو اطلاع دے دیں۔

۳۰ مئی کو آخر کار ریورنڈ رابرٹس صاحب کی طرف سے جواب ملا۔ جس میں انہوں نے تحریر فرمایا۔ کہ "جناب مشتاق احمد باجوہ صاحب کا چیلنج ملا۔ چونکہ چیلنج انہوں نے دیا ہے۔ اس لئے مقام اور وقت کا فیصلہ ہم کریں گے۔ ایک عیسائی دوست ۹ اور ۱۹ جون کے درمیان کسی دن برمنگھم کے مقام پر مباحثہ کے لئے تیار رہیں گے ...... دیگر ازاں میرے دوست اصرار کرتے ہیں۔ کہ صدر کسی غیر جانبدار شخص کو بنایا جائے۔ میں منتظر ہوں۔ کہ آپ لوگ اس تجویز کے متعلق اپنی رائے سے مجھے اطلاع بخشیں"۔

اس جواب کے ملنے پر بہت تعجب ہوا۔ جناب امام صاحب نے "مسیحی دستوں" کے لیڈر کو خطاب کیا تھا۔ اور یہاں "ایک عیسائی دوست" کو میدان مناظرہ کیلئے قربانی کا بکرا بنایا جا رہا تھا۔ "مسیحی سپاہیوں" کا محاذ لنڈن میں تھا۔ اور چیلنج بھی لنڈن میں دیا گیا تھا۔ اور یہاں بجائے لنڈن کے برمنگھم کو مقام مناظرہ کے طور پر تجویز کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر سلیمان صاحب نے جواباً تحریر کیا۔ کہ

"امام صاحب نے آپ کو "مسیحی دستوں" کے لیڈر کے طور پر خطاب کیا تھا۔ تاکہ لوگوں کو اسلام اور عیسائیت میں موازنہ کا موقعہ ملے۔ اگر آپ کی جگہ برمنگھم کے کوئی عیسائی دوست مباحثہ میں شریک ہوں۔ تو یہ مدعا فوت ہو جائے گا۔ اگر آپ خود حصہ نہیں لے سکتے۔ تو آپ اپنی طرف سے کسی پادری کو مقرر فرما دیں۔ جو آپ کا نمائندہ ہو۔ اور اس کی شکست آپ کی شکست خیال کی جائے"

پھر اسی مکتوب میں اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ آپ نے عیسائیت کا پیغام لنڈن میں پہنچایا ہے۔ اور لنڈن کے عوام ہی اب اس امر کا فیصلہ کریں کہ اسلام اور عیسائیت میں حق کس کے ساتھ ہے۔ چنانچہ مباحثہ لازماً لنڈن میں ہونا چاہیئے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ مباحثہ آپ کے دفتر مرکزی سنٹرل ہال ویسٹ منسٹر لنڈن میں ہو سکتا ہے۔ یا بصورت دیگر ہم اپنی مسجد میں اس کے انتظام کی ذمہ داری لینے کو تیار ہیں۔ یہ خط یکم جون کو روانہ کیا گیا۔

۶ جون کو اس کا جواب ملا۔ اس جوابی خط میں مسیحی اخلاق اور شائستگی اور تہذیب کا جو معیار پیش کیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ اس خط کے مطالعہ سے ہو سکتا

ہم

از جناب عبدالمنان صاحب ناہید:-

وابستۂ غبارِ رہ قادیاں ہیں ہم — وارستۂ مزاجِ غمِ آشیاں ہیں ہم
ہیں پاسبانِ ملتِ احمد کے رازداں — اے قوم آج قوم کی روحِ رواں ہیں ہم
اپنی نظر شہیدِ طلسمِ حیات تو — پروردۂ نگاہِ مسیحِ زماں ہیں ہم
سود و زیاں کے فکر کی دعوت نہ دو ہمیں — بیگانۂ فسانۂ سود و زیاں ہیں ہم
جس دیں کے آسماں کے ستارے نہ ہوں شمار — اس دیں کے آسماں پہ رہ کہکشاں ہیں ہم
دیکھ اک نظر ادھر بھی اے چشمِ ستارہ بیں — اک نو بنو جہاں کے زمین آسماں ہیں ہم
کچھ بھی نہیں ہیں دیدۂ دل وا نہ ہو اگر — دیکھو ہمیں تو ایک یم بیکراں ہیں ہم
اپنی بساط صورتِ پروانہ یک نفس — لیکن بہ فیضِ شمعِ حرم جاوداں ہیں ہم

ناہید اس کی اہلِ چمن کو خبر ہی کیا
نا آشنائے جورِ ہوائے خزاں ہیں ہم

جناب رابرٹسن صاحب نے تحریر فرمایا۔ کہ "آپ کے یکم جون کے خط کے جواب میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ قادیانیوں کی یہ حقیر جماعت جسے بعض اسلامی ملکوں میں بھی تبلیغ کی اجازت نہیں۔ ہرگز اس تشہیر و اشاعت اور پبلسٹی کی مستحق نہیں۔ جس کی اسے تمنا ہے۔ ہم نے آپ کا چیلنج قبول کر لیا ہے۔ چونکہ آپ ہماری تجاویز سے متفق نہیں۔ اس لئے ظاہر ہے، کہ آپ حقیقت کی تلاش نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ صرف اپنے نام اور اپنے بے معنی دعاوی کی اشاعت چاہتے ہیں۔ اور آپ کے ان غلط ارادوں میں ہم ہرگز آپ کے ممد نہیں ہونا چاہتے۔"

ان بہانہ بازیوں اور حیلہ سازیوں کی ہم کو پہلے ہی توقع تھی۔ کیونکہ جھوٹ میں اتنی جرأت کہاں کہ حق کے مقابلے میں سینہ سپر ہو۔ لیکن اس درشت کلامی کی توقع نہ تھی۔ کہ جس کا اظہار عیسائیت کی طرف سے اسلام کے مقابلے میں کیا گیا۔ ڈاکٹر سلیمان صاحب نے جناب امام صاحب کی طرف سے اس کا جواب دیا۔ "مان لیا کہ ہم احمدی (آپ کے لفظوں میں) قادیانی ہیں۔ اور یہ بھی مانا کہ ہمارے دعاوی بے معنی ہیں۔ لیکن یہ دعوت مباحثہ ہمارے دعاوی کے متعلق نہ تھی۔ مباحثہ کا موضوع تو عیسائیت کے بنیادی عقائد تھے۔ ....

آپ نے ہماری حقیر جماعت کا ذکر فرمایا ہے۔ شاید آپ کو حضرت داؤد اور جالوت کا واقعہ یاد ہوگا۔ جہاں یہود کے ایک حقیر نوجوان نے مخالفوں کے اس باجبروت ہیرو کی جان لی تھی (سموئیل باب ۱۷) .... اسی طرح حضرت مسیح (علیہ السلام) کو یہودیوں نے بڑھئی کا بیٹا کہہ کر پکارا تھا۔ (متی باب ۱۳ آیت ۵۵) اگر آپ خلوص نیت کے ساتھ حق کے متلاشی ہیں۔ تو اس معرکہ کے لئے لندن تشریف لائیے۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ آپ اپنے نمائندوں کو تفصیلات کے طے کرنے کے لئے روانہ فرمائیں۔

جناب رابرٹسن صاحب نے اس کا جواب یوں تحریر فرمایا کہ "آپ کے ۸ جون کے خط کے جواب میں عرض ہے کہ میں نے جو کچھ ۲ جون کو لکھا تھا۔ اس کے علاوہ مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔"

تحدی باطل کے اس معرکہ کا یہ انجام ہوا۔ جناب ریورنڈ رابرٹسن کے ساتھ اس کے بعد کوئی خط و کتابت نہیں ہوئی۔ لیکن ایک دفعہ پھر یہ حقیقت آشکار ہو گئی

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب رضی اللہ عنہ

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اظہار خوشنودی

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعض تقریبوں پر سیٹھ صاحب کے متعلق ذکر فرمایا۔ کہ گویا وہ آپ کے خاندان کے ہی ایک فرد ہیں۔ چنانچہ حضور نے عزیزہ امۃ الحی بنت سیٹھ صاحب مغفور کی تقریب نکاح پر جو خطبہ پڑھا۔ اس میں حیدرآباد کی جماعت کے متعلق بیان کے سلسلہ میں فرمایا۔

"اس وقت میں جن کی لڑکی کے نکاح کا اعلان کرنے والا ہوں۔ وہ حیدرآباد کے رہنے والے سیٹھ محمد غوث صاحب ہیں۔ وہ بھی ان مخلصین میں سے ہیں۔ جن کا دل خدمت سلسلہ کے لئے گداز ہے۔ اور وہ اس کا بہت ہی احساس رکھتے ہیں۔ تھے تو وہ پہلے سے احمدی مگر میرے ساتھ ان کی واقفیت جو ہوئی۔ تو وہ حج کو جاتے ہوئے ۱۹۱۲ء میں ہوئی تھی (یہ حضرت امیر المومنین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان ایام میں احد من الناس تھے۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر ہونے کی وجہ سے ان کا مقام الگ تھا۔ لیکن سیٹھ صاحب کا ان ایام میں تعلق کو بڑھانا اسی جذبہ کا نتیجہ تھا۔ جو حب اہل بیت کا تھا۔ عرفانی کبیر) شاید ان کو علم ہو کہ میں جا رہا ہوں۔ یا شاید وہ تجارت کے سلسلہ میں وہاں آئے ہوئے تھے۔ بہرحال ان سے میری پہلی ملاقات وہاں ہوئی اور پھر ایسے تعلقات قائم ہو گئے کہ گویا واحد گھر کی صورت پیدا ہو گئی۔ مستورات کے بھی آپس میں تعلقات ہو گئے۔ حج کے موقعہ پر عبد المحی عرب بھی میرے ساتھ تھے۔ وہاں سے روانگی کے وقت سیٹھ صاحب نے ان کو بعض چیزیں دیں جن میں ایک گلاس بھی تھا۔ وہ انہوں نے عبد المحی صاحب کو یہ کہکر دیا تھا۔ کہ جب آپ اس میں پانی پئیں گے۔ تو میں یاد آجاؤں گا۔ اور اس طرح پر آپ میرے لئے دعا کی تحریک کر سکیں گے۔ اگرچہ یہ بات معمولی ہے لیکن اس قسم کی باتوں سے

سیٹھ صاحب کے اخلاص و محبت کا پتہ چلتا ہے۔ غرض سیٹھ صاحب حیدرآباد کے نہایت مخلص لوگوں میں سے ہیں۔ چندہ کی فراہمی کے لحاظ سے جماعت میں اتفاق و اتحاد قائم کرنے کے لحاظ سے انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اور بغیر اس کے کہ کوئی وقفہ پڑا ہو کیا ہے۔ اور ان کے اخلاص ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ ان کے بڑے لڑکے محمد اعظم میں ایسا اخلاص ہے۔ جو کم نوجوانوں میں ہوتا ہے۔ تبلیغ اور تربیت کی طرف ان کو خاص توجہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ریاستوں میں تبلیغ کرنے سے لوگ عام طور پر ڈرتے ہیں۔ اور کوئی بات ہو بھی تو کوشش کرتے ہیں کہ بڑے بڑے لوگوں میں اسکی اطلاع نہ ہو سکے۔ مگر میں نے دیکھا ہے محمد اعظم صاحب کو شوق ہے۔ کہ ریاست میں کھلی تبلیغ اور اشاعت ہو۔ اسی کے متعلق وہ مجھ سے بھی مشورے لیتے رہتے ہیں۔ دوسرے لڑکے معین الدین ہیں۔ وہ بھی بہت اخلاص سے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کی تحریک میں بہت جدوجہد کرتے ہیں۔ تاکہ سے کام کرنے کی تحریک کو مقبول بنانے کا بھی ان کو شوق ہے۔ لڑکیوں میں سے ان کی بڑی لڑکی کے تعلقات امۃ الحی مرحومہ کے ساتھ تھے۔ پھر ان کی چھوٹی لڑکی خلیل کے ساتھ بیاہی گئی۔ جو تحریک جدید کا مجاہد ہے۔ اس لڑکی کے امۃ القیوم کے ساتھ بہنوں جیسے تعلقات ہیں۔ اور امۃ الحی جس کا نکاح پڑھنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں۔ وہ میری چھوٹی لڑکی امۃ الرشید کی سہیلی ہے۔ شروع سے اب تک اس خاندان نے ایسے اخلاص کے ساتھ تعلق قائم رکھا اور اسے نباہا ہے۔"

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا۔

"سیٹھ صاحب کا خاندان ایک مخلص خاندان ہے۔ ان کی مستورات کے ہمارے خانہ ان کی مستورات سے ان کی لڑکیوں کے میری لڑکیوں سے اور ان کے ... ان کے لڑکوں کے میرے ساتھ ایسے مخلصانہ ... کہ گویا خاندان واحد کا معاملہ ... ہم ان ... [illegible]

ایک ... کی شادی بھی کو اسی ... [illegible]

ہیں۔ جیسے اپنے خاندان کی شادی و غمی کو"
(الفضل ۵ نومبر ۱۹۴۰ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے بعد مجھے سیٹھ محمد غوث صاحب کے متعلق شاید کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہ ہو۔ مگر میں واقعات کی روشنی میں ان کی خدمات سلسلہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ ایک سلسلہ کی خدمت ہے۔ میں جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس قسم کی کوششوں کو دیکھتا ہوں کہ باوجودیکہ اس زمانہ میں طبع و اشاعت کے اسباب اور ذرائع عام نہ تھے۔ پھر بھی صحابہ کے حالات اور پھر تابعین کے کارنامے تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔

میری واقفیت کا سلسلہ

سیٹھ محمد غوث صاحب سے میری واقفیت کا سلسلہ تو اخبار الحکم کے ایک خریدار کی حیثیت سے ہوا۔ وہ اپنی بیعت کے بعد اخبار الحکم کے خریدار ہوئے۔ اور ہمیشہ خریدار رہے۔ الحکم نے جب کوئی مطالبہ اور تحریک کی تو وہ کسی سے پیچھے نہ تھے بہرحال یہ ایک واقفیت کا آغاز تھا۔ اور پھر جلسہ سالانہ پر ان سے ملاقات کا موقعہ ہوا۔ ۱۹۱۹ء میں میں اپنے ذاتی کام کے سلسلہ میں حیدرآباد آیا۔ اور منٹگمری ہوٹل سکندرآباد میں میرا قیام ہوا۔ جہاں میں تین سال تک مقیم رہا۔ غیر ضروری اور بے معنی خوف کی وجہ سے بعض احمدی مجھ سے ملنے میں مضائقہ کرتے تھے۔ میں نے جب ان کے اس خوف کو دیکھا۔ تو مجھے تعجب ہوتا۔ کہ مومن کے قلب میں تو ماسوی اللہ کا خوف پیدا نہیں ہو سکتا۔ ان کو کیا ہو گیا۔ مگر میں نے حضرت سیٹھ صاحب کو دیکھا۔ کہ وہ برابر میرے پاس آتے مجھے یاد نہیں کہ کوئی ہفتہ ایسا گذرا ہو کہ وہ میرے پاس آکر کم از کم ایک گھنٹہ نہ ٹھیرے ہوں۔ ان کا معمول یہ تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصر سعادت کے واقعات کے متعلق باتیں سنتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے لطف اندوز ہوتے۔ ابتدائی ایام کی تکالیف اور مشکلات کا ذکر سنتے۔ تو ان کی آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں۔ اور بے اختیار ہو کر ... ... اور کہتے آپ لوگوں نے ایک بڑی ... کو پایا۔ صحابہ کی سی مشکلات میں سے گذر رہے۔

وہ خوب جانتے تھے۔ کہ سیاسی فضا کیسی تھی مگر وہ بغیر کسی خوف کے میرے پاس آتے اور کبھی پسند کرتے۔ کہ ہم ملکر کھانا کھائیں اور کہتے تم تو آتے نہیں۔ آؤ پھر یہاں ہی بیٹھ کر ناشتہ کریں۔ اور اصرار کرتے کہ بل میں ادا کروں گا۔ مگر میں نے ہمیشہ کہا۔ کہ ہمارا ایک ہی گھر ہے۔ ہم بھائی ہیں۔ میں یہاں مقیم ہوں۔ علاقہ دوسرا ہے۔ اس لئے آپ مہمان ہیں۔ غرض میں ان کو باہمی محبت اور اخلاص کا ایک پیکر سمجھتا تھا۔ جن میں کسی قسم کا تکلف اور ریا نہ تھی۔ محض الحب للہ تھی

۱۹۲۲ء میں میں واپس گیا پھر جب میں ۱۹۳۵ء میں پھر آیا تو اس وقت سے اپنی وفات تک مجھ سے ہمیشہ وقتاً فوقتاً آکر ملتے رہے۔ کوئی معاملہ پیش آئے۔ تو وہ ضرور آکر ملتے اور دعا کے لئے کہتے۔ اس لئے میں جو کچھ لکھوں گا وہ اپنے ذاتی علم کی بنا پر لکھوں گا۔

قادیان سے محبت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کے لئے اس کو بھی ضروری ٹھہرایا ہے۔ کہ لوگ قادیان میں بار بار آئیں۔ اور کم از کم قادیان میں ہجرت کر کے آجانے کا جذبہ تو ضرور رہو۔ سیٹھ صاحب نے (جہاں تک میرا علم ہے) باوجودیکہ حضرت اقدس کی کتابوں کو پورے طور پر نہیں پڑھا۔ مگر ان میں عملی روح کام کرتی رہتی ہے۔ اور سلسلہ کے قیام کے مقصد کو انہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ اور انہوں نے بیعت کے بعد اپنے لئے یہ لازمی قرار دے لیا تھا۔ کہ

ہر سال سالانہ جلسہ پر جائیں

اور یہ جذبہ ان میں قادیان کے پہلے سفر سے پیدا ہوا یعنی ۱۹۱۳ء میں سیٹھ صاحب حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب مرحوم اور مولوی محمد حسین صاحب اور مرحوم حضرت ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب کے ساتھ گئے۔ اور اس سفر نے اُس کے دِل میں قادیان کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی اور انہوں نے ہر سال قادیان جلسہ پر جانے کا اہتمام کیا۔ اگر کسی سال خود نہ جا سکے تو اپنے بچوں کو ضرور روانہ کیا جاتا۔ (باقی)

نئے ارض و سماء

الحرکۃ الاحمدیہ فی الدیار العربیہ

بفضلہ گیارہ افراد داخل احمدیت ہوئے

(تبلیغی رپورٹ دارالتبلیغ حیفا فلسطین بابت جنوری تا اپریل ۱۹۴۷ء)
(از مکرم جناب چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ)

زائرین احمدیہ دارالتبلیغ!

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۰۰ کے قریب زائرین (عرب۔ انگریز۔ یہود۔ ہندوستانی) احمدیہ دارالتبلیغ میں تشریف لائے۔ جن کی موقع اور محل کے لحاظ سے دعوت و تبلیغ کے ذریعہ روحانی خدمت کی گئی۔ لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا ایک سو کے قریب لوگوں تک انفرادی طور پر ملاقات کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

حیفا کبابیر کے احمدی احباب کے زیر تبلیغ لوگوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو زیر تبلیغ افراد کی کل تعداد قریب قریب دو ہزار تک ہے احمدیہ دارالتبلیغ میں تشریف لانے والے ہندوستانی احباب میں سے برادرم مکرم کیپٹن چوہدری غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے مرزا امام الدین صاحب اور الحاج عبدالحق صاحب ریاض خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ برادرم کیپٹن کھوکھر صاحب متعدد مرتبہ تشریف لائے۔ اور اپنے حلقہ میں تبلیغ کے نہایت عمدہ مواقع بہم پہنچاتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم چوہدری غلام محمد صاحب ایم۔ اے کی دعوت پر ان کے چند معزز تعلیم یافتہ عرب دوستوں کو تبلیغ احمدیت کے لئے بیت المقدس میں گیا۔ اور چند دن وہاں قیام کیا۔ مگر افسوس کہ موجودہ گڑبڑ کی وجہ سے زیادہ دیر تک وہاں ٹھہر نہ سکا۔

فلسطین میں موجودہ حالات کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ بعض اوقات آدھے گھنٹے کا سفر راستوں پر جگہ جگہ تلاشیوں کی وجہ سے تین گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ اور ہر وقت پاسپورٹ یا

Identity card

جیب میں رکھنا پڑتا ہے۔ نیز بعض وقت ریگہ پولیس سٹیشن کی ہوا کھانی پڑتی ہے۔

اس کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں ناصرہ طبریا۔ عکا اور طیرہ کا بھی دورہ کیا۔ ان مقامات میں برادرم رشید احمد صاحب چغتائی بھی خاکسار کے ہمراہ رہتے۔ ایک روز خاکسار اور برادرم کیپٹن کھوکھر صاحب اور چغتائی صاحب زعیم بہائیت کے مکان پر بھی پہنچ گئے پہلے ہمیں کہا گیا۔ کہ زعیم صاحب گھر میں ہیں۔ آدھ گھنٹہ کے بعد کہا گیا کہ گھر میں نہیں ہیں اس کے بعد ہم وہاں سے چل پڑے تو زعیم صاحب گھر سے نکل آئے۔ ہم بھی آگے بڑھے۔ انہوں نے انگریزی میں دریافت کیا کہ آپ کا نام؟ میں نے کہا محمد شریف۔ پھر پوچھا۔ کہ آپ احمدی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں؟

I have no time حسب معمول

کہہ کر گھر میں داخل ہو گئے۔ بہائیت میں جو پیچ کا حصار پیش کیا گیا ہے۔ بہائیوں کے زعیم کا عملی نمونہ اس کی حقیقی کھا رہا تھا۔ ہم بہائیت میں پیچ کی اس خستہ حالی اور پامالی پر انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھ سکتے ہیں:۔

رسالہ البشریٰ

زبانی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے البشریٰ کے دو نمبر بھی شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

رسالہ البشریٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے شہرت کے ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ کہ تمام اکناف و اطراف سے اس کے تبادلے کے طور پر ادبی و مذہبی رسالے آتے ہیں۔ کئی لائبریریاں اس کے مکمل سیٹ اپنی لائبریریوں میں مطالعہ کرنے والوں کے لئے محفوظ رکھتی ہیں۔ اگر ایک طرف شمالی امریکہ اور برازیل میں اس کے ذریعہ تبلیغ احمدیت پہنچتی ہے تو دوسری طرف جنوبی امریکہ بھی اس کا منتظر رہتا ہے۔ مغربی و مشرقی افریقہ بھی اسے اپنے لئے تبلیغ میں مفید پاتا ہے۔ اور بلاد عربیہ تو پہلے ہی اس کے سخت محتاج ہیں۔

تقسیم لٹریچر

مذکورہ بالا اشتہار اور رسالہ البشریٰ کے گذشتہ پرچے اور دیگر عربی کتب آمدہ از پاکستان کی تعمیل میں بلاد عربیہ کے مختلف شہروں میں نیز حبشہ۔ برازیل اور عدن وغیرہ بھیجی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج پیدا کرے اور سعید فطرت لوگوں کو قبول احمدیت کی توفیق بخشے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہاں سے مطبوعہ لٹریچر کے ذریعہ حبشہ میں بھی احمدیت کا نور پھیل رہا ہے۔ جن میں ذری۔ ذوی۔ ہود اور ادلیس ابابا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور اس سعادت کا سہرا برادرم مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن استاذی المکرم سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے قادیان اور برادرم السید عبدالحمید ابراہیم سابق خرطوم کے سر پر ہے۔ جزاہم اللہ خیراً۔ ودعاہما خیراً

خطبات

جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے خطبات و درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ تفسیر کبیر کے ساٹھ صفحات کا ترجمہ کر کے سنایا گیا۔ اور ہفتہ واری اجتماعات بھی باقاعدہ ہوتے رہے۔

مسجد کی چار دیواری

ہماری احمدیہ مسجد کبابیر و احمدیہ مشن کے ارد گرد چار دیواری بوقت تعمیر نہیں بن سکی تھی۔ اب جب خدا تعالیٰ کے فضل سے جبل الکرمل (مرکزی) سے احمدیہ مسجد کبابیر تک خاص برادران کبابیر کی فراخ حوصلگی اور سخاوت سے اڑھائی ہزار پونڈ کی لاگت کے بعد پختہ سڑک تعمیر ہو گئی ہے۔ مسجد کے ارد گرد چار دیواری کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ تا باہر سے آنے والے احباب پر برا اثر نہ پڑے۔ سو الحمد للہ! کہ یہ کام بھی اہل جماعت احمدی احباب کی مدد سے جن کے اسماء گرامی البشریٰ میں شائع کئے جا رہے ہیں، پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اور دیرینہ کمی پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں حصہ لینے والے جملہ احباب کو اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرماوے۔ اللہم آمین

مبایعین

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے اس عرصہ میں گیارہ اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان میں سے چار اصحاب جن میں سے ایک گاؤں کا نمبردار بھی ہے۔ فلسطین کے ہیں۔ تین شرق الاردن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک مصر کے اور ایک سوڈان کے رہنے والے ہیں اور دو شام کے باشندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرماوے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

احمدی نقشہ نویسوں کی فوری ضرورت

ایک فوری اور ضروری کام کے لئے احمدی ڈرافسمین اور نقشہ نویسوں کی ضرورت ہے اس لئے جو احمدی ڈرافسمین اور نقشہ نویس اس اعلان کو دیکھیں۔ فوری طور پر قادیان پہنچ جائیں۔ اس اعلان کے مخاطب صرف پرائیویٹ کام کرنیوالے یا پنشنر احباب ہی ہیں۔ بلکہ ملازمت پیشہ طبقہ بھی اس اعلان کا مخاطب ہے۔ یہ کام ۲۰ر جولائی تک رہے گا۔ اسلئے رخصت حاصل کرکے فوراً قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ تا کام بروقت ختم ہو سکے۔

(انچارج دفتر قیام امن قادیان)

صندل پوڈر

عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ مستورات کے ضعف کو بالخصوص دور کرتا ہے اور بھوک لگاتا ہے قیمت ۲ روپے

سیکرٹری طبیہ عجائب گھر قادیان

اطریفل زمانی

یہ معجون خالص شہد میں تیار کی گئی ہے زکام نزلہ کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے۔ رات کو دودھ کے ساتھ ۹ ماشے کھائیں تو قبض دور ہو جائے گی اور زکام جاتا رہے گا۔ دماغ کی تنقیہ کے لئے لاثانی دوا ہے دماغ کو طاقت دیتا ہے قیمت عہ فی شیشی

طبیہ عجائب گھر قادیان

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

آپ کی بیش بہا ملکیت

"آپ کی آنکھیں"

نامی رسالہ دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان سے مفت منگوائیں

اس سے انشاء اللہ آپ کو فائدہ ہوگا۔

نیز شہد خالص فی سیر ساڑھے تین روپے

دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان سے طلب فرمائیں

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول - ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ اول سرگودھا

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۱۲۰ سال ۱۹۴۷ء

فرم لالہ کشن داس ابن منشی داس حلقہ سرگودھا بذریعہ مکند لعل

بنام فرم دیا رام رام چند حلقہ سہارنپور

دعوےٰ ۶۳۶/۱۲/۶ روپے

بنام فرم دیارام رام چند واقع سہارنپور مورگنج بذریعہ رام چند ولد لالہ دیا رام مالک حصہ دار فرم مذکور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں اسمی رام چند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام رام چند مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رام چند مذکور تاریخ ۹ اگست کو بمقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۱/۶/۴۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت: دستخط حاکم:

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) ایک بیل والے پانی چھڑکانے کے چھکڑے ۱۵۰ گیلن کے ۱۰ عدد

(۲) گندے پانی کا چھکڑا ۱ عدد

ٹنڈر نمبر ۱۸/۲۲ S - ۲۱۰ کوڈ "CX H2C"

مندرجہ بالا اشیاء کی خرید کے لئے فی روپیہ کی بناء پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر جو کہ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ایمپریس روڈ کے دفتر میں سوموار ۲۸ر جولائی ۱۹۴۷ء ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ دوسرے کام کرنے کے دن صبح ۱۱ بجے کھولے جائیں گے۔ اور منظوری کے لئے ۲۸ر اگست ۱۹۴۷ء تک کھلے رہیں گے۔

ٹنڈر ان فارموں پر دئے جائیں جو کہ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے جہاں دوسرے متعلقہ کاغذات بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ فی فارم لوکل ۸/- (اور اگر باہر بھیجنا ہو) معہ ۸/- قیمت متعلقہ ڈرائنگ ۱۱ر جون ۱۹۴۷ء یا اس کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر سے چار بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں ٹنڈر فارموں کی قیمت میں ڈاک کے ٹکٹ نہیں لئے جائیں گے۔ کراچی کی نسبت ٹنڈر فارم ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز این۔ ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے نقد قیمت ادا کرکے حاصل کر سکتے ہیں۔

ٹنڈروں کی وصولی کی جو تاریخ مقرر ہے اس روز ٹنڈر فارم فروخت نہیں کئے جائیں گے۔

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان کو لکھیں

ضروری خبریں!

آزادیٔ ہند کا مسودہ قانون اور گاندھی جی

نئی دہلی ۷ جولائی۔ گاندھی جی نے اس مسودہ قانون کی مذمت کی ہے جو ہندوستان کی آزادی کے متعلق برطانوی پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا اس مسودہ قانون کی وجہ سے ہندوستان کی عظیم الشان فوج دو مخالف کیمپوں میں بٹ جائے گی۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتی رہے گی۔ آپ نے کہا کانگرس اور مسلم لیگ کے نمائندوں کو چاہیئے کہ وہ بجائے اس بل کو منظور کرنے کے باہمی کوئی مناسب سمجھوتہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس وقت تک نہ اٹھیں جب تک کہ کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ آپ نے پاکستان کے ہندوؤں اور سکھوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔ بلکہ تمام مخالف حالات کا مقابلہ کریں۔ اور اپنے اندر طاقت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

وائسرائے کے ذاتی مشیر لارڈ اسمے لنڈن میں

لنڈن ۷ جولائی۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ آزادیٔ ہند کا مسودہ قانون کے پارلیمنٹ میں پاس ہونے میں غالباً کچھ تاخیر ہو جائے گی۔ تاہم امید ہے کہ ۲۰ جولائی تک یہ منظور ہو جائے گا۔ وائسرائے ہند کے ذاتی مشیر لارڈ اسمے اس غرض سے لنڈن گئے ہیں۔ تاکہ جب پارلیمنٹ میں اس پر بحث ہو تو حکومت اور پارلیمنٹ کے ارکان کو ہندوستان کی تازہ ترین سیاسی حالت سے آگاہ رکھ سکیں۔ اور اگر آخری وقت میں کوئی الجھن پیدا ہو تو اسے دور کرنے میں مدد دے سکیں۔ امید ہے کہ پرسوں مسٹر اٹیلی وزیر اعظم دارالعوام میں اس سلسلے میں بحث کا آغاز کریں گے۔

پاکستان میں موجودہ شرائط کے مطابق تنخواہیں ملیں گی

کلکتہ ۷ جولائی۔ مسٹر حسین شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال اور خواجہ ناظم الدین نے ایک مشترکہ بیان میں کہا۔ سرکاری ملازمین میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ پاکستانی حکومت انہیں وہی تنخواہیں اور سہولتیں نہیں دے سکے گی جن کی ضمانت ہندوستانی حکومت نے دی ہے۔ ہم واضح الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ خدشات سراسر بے بنیاد ہیں۔ آئندہ پاکستانی حکومت کے نمائندوں کی حیثیت سے ہم اس امر کی ضمانت دیتے ہیں کہ جو سرکاری ملازمین پاکستانی حکومت کے ماتحت کام کرنا پسند کریں گے۔ انہیں ملازمت کی موجودہ شرائط پر ہی رکھا جائے گا۔ اور وہی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی جو انہیں اس وقت میسر ہیں۔

پاکستان میں کانگرسی تنظیم توڑ دی جائے گی!

راولپنڈی ۷ جولائی۔ پاکستان میں رہنے والے ہندوؤں اور سکھوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد میں ہندوؤں اور سکھوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقوں کو چھوڑنے کی کوشش نہ کریں۔ اور ایک قرارداد میں فیصلہ کیا گیا کہ پاکستانی علاقوں میں اب کانگرس کی تنظیم کو توڑ دیا جائے اور بدلے ہوئے حالات کے مطابق نئی لائنوں پر اپنی تنظیم کی جائے۔

پاکستان کیلئے ہر علم و فن کے ماہرین کی ضرورت

نئی دہلی ۷ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک بیان میں کہا۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی پروفیسر دہلی یونیورسٹی پاکستان کی خدمت کے لئے مسلمان سائنسدانوں۔ ماہرین فنون۔ ماہرین تعلیم۔ اور دیگر تعمیری استعداد رکھنے والے مسلمانوں کی فہرست مرتب کر رہے ہیں۔ جب تمام اعداد و شمار اور تفاصیل جمع ہو جائیں گی۔ تو ایک مجلس ماہرین چھان بین کر کے پاکستان پبلک سروس کمیشن کو مناسب مشورے دے گی اور پوری کوشش کرے گی کہ انتخاب کا معیار محض قابلیت رکھا جائے۔ اور ہر جگہ کے لئے قابل اور موزوں ترین آدمیوں کو مقرر کیا جائے گا۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خیر مقدم

لارڈ لسٹوول کا پیغام خیر سگالی

لنڈن ۷ جولائی۔ ۵ جولائی کو مسجد احمدیہ لنڈن میں ریاست بھوپال کے آئینی مشیر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے چوہدری صاحب موصوف نے آزادیٔ ہند کے مسودہ قانون کو تاریخ کا ایک زبردست آئینی انقلاب قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت جس اعتماد اور حسن ظن کا اظہار برطانیہ نے کیا ہے۔ ہندوستانی بھی اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کر دکھائیں گے۔ لارڈ لسٹوول سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے بھی اس موقعہ پر ہندوستانیوں کے نام ایک پیغام خیر سگالی ارسال کیا۔

چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں ریاستوں کی آئینی پوزیشن کی وضاحت کے علاوہ اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ نئی ہندو مملکت کا نام "انڈیا" قرار پایا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض ایسی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے کہ جن کی بنا پر شاید مسلم لیگ کو بھی پاکستان کی بجائے مسلم انڈیا کا نام اختیار کرنا پڑے۔

کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر آرتھر آربیری نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ "مذہب اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے ایک نئی اسلامی قوم عالم وجود میں آتے دیکھ رہے ہیں۔ ہم سبھی اسلام کی اس نئی پیدائش پر خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اسلام ایک پرامن دنیا کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے کے قابل ہے۔"

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ بنگال بہار اور پنجاب میں جو کچھ واقع ہوا ہے وہ ہم سب کے لئے باعث ندامت ہے۔ اس لئے کہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے۔ اور ان واقعات سے خود مذہب پر حرف آتا ہے کوئی مذہب وحشت اور بربریت کی تعلیم نہیں دیتا۔ اور اسلام تو انسانوں کے جان و مال اور عزت کی حفاظت کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔

جناب امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے بھی ایک تار موصول ہوا ہے جس سے اس خبر کی تائید ہوتی ہے۔

کنٹرول اور آزادانہ نقل و حرکت کا مسئلہ

نئی دہلی ۷ جولائی۔ مرکز میں کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان اس مسئلہ کے متعلق مفاہمت کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک فولاد۔ کوئلہ کپڑا اور بعض دیگر اشیاء پر کنٹرول برقرار رکھا جائے۔ اگر سمجھوتہ ہو گیا تو ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک ایک نو آبادی سے دوسری نو آبادی میں سامان اور افراد کے آزادانہ داخلہ کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ نیز موجودہ کرنسی سکے بھی بدستور جاری رہیں گے۔

ہندوستان میں کمیونزم پھیلنے کا خطرہ

ٹراونکور ۷ جولائی۔ ٹراونکور کے دیوان سر سی۔ پی راما سوامی آئر نے ایک بیان میں کہا۔ ٹراونکور ایسی حکومت کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا۔ جس نے روس سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ کیونکہ اس طرح ہندوستان میں روسی قونصل اور سفارتخانے قائم ہو جائیں گے۔ جس کی وجہ سے اشتراکیت کا زہر ملک بھر میں پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ اشتراکیت پہلے ہی ملک میں کافی پھیل چکی ہے۔